Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ — عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۳۰ پیسے

جلد ۶۵/۳۰ | ۵ جمادی الاوّل ۱۳۹۶ھ ۵ ہجرت ۱۳۵۵ہش ۵ مئی ۱۹۷۶ء | نمبر ۱۰۱

گیمبیا کی احمدی جماعتوں کے دوسرے نہایت کامیاب سالانہ جلسہ کا انعقاد

گیمبیا اور سینی گال کے احمدی احباب کے علاوہ ملک کے وزیرِ خزانہ اور دیگر متعدد اہم شخصیتوں کی شرکت

اور

جماعت کی خدمات کا اعتراف

گیمبیا سے بذریعہ کیبل گرام یہ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کی احمدی جماعتوں کا دوسرا سالانہ جلسہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ بانجول کے مقام پر منعقد ہوا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت ملک کے وزیرِ خزانہ الحاج آنریبل گارباجاہمپرا صاحب نے کی۔ جلسہ میں گیمبیا اور سینی گال کے احمدی احباب کے علاوہ ملک کی اہم اور سربرآوردہ شخصیتوں نے بھی شرکت کی اور انہوں نے جماعتِ احمدیہ کی قابلِ قدر اور بے لوث خدمات کو ازحد سراہا۔

احمدیہ مسلم مشن گیمبیا کے انچارج مکرم مولوی عبدالشکور صاحب کی طرف سے ارسال کردہ کیبل گرام کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

بانجول (گیمبیا)۔ یہاں پر خدا تعالیٰ کے فضل سے ملک کی احمدی جماعتوں کا دوسرا سالانہ جلسہ نہایت کامیابی کے ساتھ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہو گیا، الحمد للہ

یہ جلسہ ۱۶، ۱۷؍ اپریل کو منعقد ہوا۔ اس کے افتتاحی اجلاس کی صدارت گیمبیا کے وزیرِ خزانہ آنریبل الحاج گارباجاہمپرا صاحب نے کی جبکہ اختتامی اجلاس مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب (نائب وکیل التبشیر) کی صدارت میں منعقد ہوا۔ گیمبیا اور سینی گال کے احمدی احباب کے علاوہ ملک کی متعدد سربرآوردہ اور جماعتِ احمدیہ کی مداح شخصیتوں نے بھی اس میں شرکت کی۔ وزیرِ خزانہ آنریبل الحاج گارباجاہمپرا صاحب اور دو دیگر غیر از جماعت معزز اصحاب نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے جماعتِ احمدیہ کی بیش قیمت اور بے لوث خدمات کا کھلے الفاظ میں اعتراف کرتے ہوئے انہیں ازحد سراہا۔ (عبدالشکور)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت سردرد کی وجہ سے ناساز رہی

احباب حضور کی صحتِ کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب مطلع فرماتے ہیں کہ

گھبراہٹ اور ضعف کی تکلیف رہی

احبابِ جماعت خاص توجہ اور درد و الحاح کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل شفا عطا فرمائے اور آپ کے نہایت مبارک اور قیمتی وجود کو تادیر سلامت رکھے۔ آمین

مکرم چوہدری عنایت اللہ صاحب احمدی مبلغِ سلسلہ عالیہ احمدیہ ان دنوں دردِ ہرنیا، وجع المفاصل اور تبخیر معدہ کے عوارض سے بیمار ہیں اور تکلیف زیادہ ہے۔ احباب ان کی شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

نصرت جہاں پروگرام کے ماتحت نائیجیریا میں متعین ایک واقفِ زندگی مکرم عبدالرؤف صاحب غنی کو اللہ تعالیٰ نے بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عطاء العلیٰ نام رکھا ہے۔

نومولود مکرم بابو عبدالغنی صاحب انبالوی مرحوم کا پوتا اور مکرم شیخ عبدالواحد صاحب سن رائز پرنٹنگ پریس لاہور کا نواسہ ہے۔

احباب سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں ربوہ)

ہر ماہ باقاعدگی سے ماہانہ رپورٹ کارگزاری مرکز میں ارسال کرنا قائد مجلس خدام الاحمدیہ کی اہم ذمہ داری ہے۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

۱۰ر مئی کے بعد موصول ہونے والی رقوم سالِ رواں میں محسوب نہیں ہوں گی۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۵ ہجرت ۱۳۵۵ہش
۵ مئی ۱۹۷۶ء

آنحضرتؐ کی عظمت و فضیلت کا درخشندہ ثبوت

افضل الرسل خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ پر روزنامہ "نوائے وقت" لاہور کی "اشاعت ملی" مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء میں میاں عبدالرشید صاحب کا ایک تفصیلی مضمون "رحمۃ للعٰلمین صلی اللہ علیہ وسلم" کے زیر عنوان شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی ارفع و اعلیٰ شان اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی ہے۔ اس میں وہ "گنجینۂ معرفت" کے ذیلی عنوان کے تحت رقمطراز ہیں۔

"معرفت کا وہ مقام حاصل ہوا کہ حسن مطلق کو رُو در رُو دیکھا اور اسی طرح دیکھا جیسے دیکھنے کا حق تھا۔ نظر نے نہ کم تاثر لیا نہ زیادہ۔ اور قلب نے اُس مشاہدہ کی تصدیق کی جو آنکھ نے دیکھا تھا۔ کریم نعمت سے تنہا مستفید نہیں ہوتے بلکہ اس میں اوروں کو بھی اپنے ساتھ شریک کرتے ہیں۔ اور ہمارے حضورؐ تو سب کریموں سے بڑھ کر کریم تھے۔ چنانچہ آپؐ نے اپنے اس مشاہدۂ معرفت کو اپنے غلاموں پر عام کر دیا۔ ان کے لئے نماز کا تحفہ لائے جو مبتدیوں اور منتہیوں سب کے لئے یکساں فیض رساں اور جلوہ نماں ہے۔ حضورؐ کے صدقے میں معرفت کے دروازے وا ہوئے۔ اب حضورؐ کے امتی حسن ازل کے جلووں سے جھولیاں بھر بھر کے فیضیاب ہوتے ہیں۔ نہ طُور ہے نہ موسیٰ۔ نہ اصرار ہے نہ انکار۔ ساری زمین وادیٔ ایمن ہے اور ہر ایک اُمتی کا سینہ طُور۔ اب تجلیات پہاڑ پر نہیں پڑتیں حضورؐ کے امتیوں کے سینے ان کے لئے وا ہیں اور حضورؐ کے طفیل وہ اپنے ہوش میں رہتے ہوئے ان جلووں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ حسن ازل کی خاص تجلیات حضورؐ کے جاں نثاروں پر عام ہیں۔ جو چاہے اور جتنا چاہے اپنے ظرف کے مطابق لے اور اس سے لطف اندوز ہو کیف و سرور اور لطف و مستی کے میخانے کھلے ہیں۔"

(روزنامہ "نوائے وقت" اشاعت ملی ۲۹ اپریل ۱۹۷۶ء آخری صفحہ)

حقیقت یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جملہ انبیاء پر لازوال فضیلت کا اصل اور حقیقی مدار علیہ یہی ہے کہ آپؐ اُس انتہائی ارفع و اعلیٰ اور بلند و بالا مقام پر فائز ہیں کہ آپؐ کی روحانی فیض رسانی کے دائمی چشمے کبھی خشک نہیں ہوتے اور نہ قیامت تک خشک ہو سکتے ہیں۔ تمام انبیاء کرام کی فیض رسانی ایک حد پر آ کر ختم ہو گئی لیکن آپؐ کی فیض رسانی جاری ہے اور ہمیشہ جاری رہے گی۔ یہ صرف آپؐ ہی کی ذات والا صفات ہے جسے مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:-

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(آل عمران آیت ۳۲)

ترجمہ:- تو کہہ (اے لوگو!) اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو۔ (اس صورت میں) اللہ بھی تم سے محبت کرے گا۔

یعنی اے روئے زمین کے انسانو! اگر تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی اختیار کرو گے اور فنافی الرسول کے مقام کو حاصل کرنے کی کوشش کرو گے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عدیم النظیر فیض رسانی کے طفیل تم خدا تعالیٰ کے ایسے محبوب ہو گے کہ (میاں عبدالرشید صاحب کے الفاظ میں) وہ تمہارے وجودوں کو وادیٔ ایمن اور تمہارے سینوں کو طُور بنا دے گا۔ حسن ازل کی خاص تجلیات سے اپنے ظرف کے مطابق تم لطف اندوز ہو گے اور اُس کے جلووں کو تم اپنے ہوش میں رہتے ہوئے خود مشاہدہ کرو گے۔ اب ظاہر ہے کہ اُن کی تجلیات میں سے ایک مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ کی تجلی بھی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع کی برکت سے آپؐ کے کامل اور حقیقی متبعین پر ملائکہ کا نزول ہوتا ہے جو بشارتیں لے کر ان پر نازل ہوتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ (حٰمٓ السجدہ آیت ۳۱) سے ثابت ہے۔

افسوس یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس عدیم النظیر دائمی فیض رسانی کا (جس کا میاں عبدالرشید صاحب نے اپنے مضمون میں "گنجینۂ معرفت" کے ذیلی عنوان کے تحت ذکر کیا ہے، جس پر خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں روشنی ڈالی ہے اور اُمت کے نامور ائمہ کرام نے اپنی کتب میں جس کی بالصراحت تصدیق کی ہے اور جس سے آپؐ کا ایک زندہ رسول ہونا ثابت ہوتا ہے اور جو جملہ انبیاء علیہم السلام پر آپؐ کی دائمی فضیلت کا مدار علیہ ہے) اس زمانہ میں انکار کر دیا گیا اور لکھنے والوں نے یہاں تک لکھ دیا کہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ تو کجا اب کسی کا سچا خواب بھی اس پر حجت نہیں ہو سکتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت کو دنیا پر آشکار کرنے کی غرض سے ہی آپؐ کے عظیم روحانی فرزند حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی بعثت خود آپؐ ہی کی پیشگوئی کے بموجب اس زمانہ میں ظہور میں آئی اور آپ نے ایک دنیا کو مخاطب کر کے اپنے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی اس فضیلت سے آگاہ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

"اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے یعنی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو اعلیٰ و افضل سب نبیوں سے اور اتم و اکمل سب رسولوں سے اور خاتم الانبیاء اور خیر الناس ہیں جن کی پیروی سے خدائے تعالیٰ ملتا ہے اور ظلماتی پردے اُٹھتے ہیں اور اسی جہان میں سچی نجات کے آثار نمایاں ہوتے ہیں۔ اور قرآن شریف جو سچی اور کامل ہدایتوں اور تاثیروں پر مشتمل ہے جس کے ذریعہ سے حقانی علوم اور معارف حاصل ہوتے ہیں اور بشری آلودگیوں سے دل پاک ہوتا ہے اور انسان جہل اور غفلت اور شبہات کے حجابوں سے نجات پا کر حق الیقین کے مقام تک پہنچ جاتا ہے۔"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۲۵ حاشیہ در حاشیہ ۳)

میاں عبدالرشید صاحب نے اپنے مضمون میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور کل انبیاء پر آپؐ کی فضیلت کے زندہ ثبوت کے طور پر لکھا ہے کہ چونکہ حضورؐ کے صدقے میں معرفت کے دروازے وا ہوئے اس لئے حضورؐ کے امتی حسن ازل کے جلووں سے جھولیاں بھر بھر کے فیضیاب ہوتے ہیں اور تجلیات الٰہیہ اُن کے سینوں اور قلوب پر پڑتی ہیں اور وہ اپنے اپنے ظرف کے مطابق حسن ازلی کے جلووں سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ یہ وہی حقیقت ہے جس کا اظہار حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:-

"جب سے کہ آفتاب صداقت ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آیا اُسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے متابعت کلام الٰہی اور اتباع رسول مقبولؐ سے مدارج عالیہ مذکورہ بالا تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس قدر ان سے پے در پے اور کامل الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے اور اپنی حمایتیں اور عنایتیں دکھلاتا ہے کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ لوگ منظوران نظر احدیت ہیں جن پر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضل یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے۔" (براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۷ حاشیہ در حاشیہ ۳)

پھر چونکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو آپ کے آقا و مطاع صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی روحانی زندگی اور آنحضورؐ کی ہمیشہ ہمیش جاری رہنے والی فیض رسانی کے عملی ثبوت کے طور پر خود آنحضورؐ ہی کی پیشگوئی کے مطابق اس آخری زمانہ میں مبعوث فرمایا تھا اس لئے آپ نے اس عملی ثبوت کو دنیا کے سامنے پیش کرتے ہوئے فرمایا:-

"سچا مذہب وہی ہے جس کے ساتھ ہمیشہ زندہ نشان ہیں اور سچا نبی وہی ہے جس کی سچائی کی ہمیشہ تازہ بہار نظر آتی ہے۔ محض قصوں پر جن میں ہزاروں طرح کی کمی بیشی کا امکان ہے بھروسہ کر لینا عقلمندوں کا کام نہیں ہے۔ دنیا میں صدہا لوگ خدا بنائے گئے اور صدہا پرانے افسانوں کے ذریعہ سے کراماتی کر کے مانے جاتے ہیں۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ سچا کراماتی وہی ہے جس کی کرامات کا دریا کبھی خشک نہ ہو۔ سو وہ شخص ہمارے سید و مولیٰ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ہر ایک زمانہ میں اس کامل اور مقدس کے نشان دکھلانے کے لئے کسی نہ کسی کو بھیجا ہے اور اس زمانہ میں مسیح موعود کے نام سے مجھے بھیجا ہے۔ دیکھو آسمان سے نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور طرح طرح کے خوارق ظہور میں (باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک بہترین خلق — مہمان نوازی

مکرم مولوی عبدالستار خان صاحب شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ میانوالی

اسلام کے بتائے ہوئے اخلاق فاضلہ میں سے ایک بہترین خلق مہمان نوازی اور اکرام ضیف ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

۱۔ وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا

(بنی اسرائیل آیت ۲۷)

ترجمہ:۔ اور قرابت والے رشتہ دار کو، مسکین کو اور مسافر کو اس کا حق (دو) اور اسراف کسی رنگ میں (بھی) نہ کرو۔

اس آیت میں مسافر اور مہمان کا حق تسلیم کیا گیا ہے مگر بہت زیادہ خرچ اور اسراف کی ممانعت کی کیونکہ ایسے موقعوں پر اکثر اسراف ہو جایا کرتا ہے

۲۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلَٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَآتَى الْمَالَ عَلَىٰ حُبِّهِ ذَوِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَالسَّائِلِينَ وَفِي الرِّقَابِ۔

(سورۃ البقرہ آیت ۱۷۸)

ترجمہ:۔ تمہارا مشرق اور مغرب کی طرف منہ پھیرنا کوئی بڑی نیکی نہیں ہے لیکن کامل نیک وہ شخص ہے جو اللہ اور یوم آخرت۔ ملائکہ الٰہی کتب اور سب نبیوں پر ایمان لایا اور اس (اللہ) کی محبت کی وجہ سے رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کو اور سوالیوں کو۔ نیز غلاموں کی آزادی کے لئے اپنا مال دیا۔

اس آیت میں بھی مسافروں اور مہمانوں کے لئے اموال خرچ کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اور اسے بہت بڑی نیکی قرار دیا ہے بلکہ بنیادی نیکیوں میں شمار کیا ہے۔

آج یہ اسلامی خلق دنیا سے مفقود ہو رہا ہے۔ اسے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض مہذب ملک اس خلق سے عاری ہو چکے ہیں بلکہ خود کئی مسلمان بھی اکرام ضیف کے حکم کو بھلا بیٹھے ہیں۔ حالانکہ بانی اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی الفاظ میں اکرام ضیوف کا ارشاد فرمایا اور پھر اپنے اسوہ حسنہ سے مسلمانوں کو مہمانوں کی خدمت کرنے کا سبق دیا ہے۔ ارشاد نبوی ہے:۔

مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ۔ (بخاری)

جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے اپنے مہمان کی عزت کرنی چاہیئے

بخاری کتاب الادب میں ایک دوسری روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہمانی تین دن ہوتی ہے اس کے بعد جو ہو گا وہ مہمان کے لئے صدقہ ہوگا

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہمان نوازی کا یہ عالم تھا کہ جب کبھی کوئی مہمان آجاتا تو آپ اس کی آمد پر خوشی کا اظہار فرماتے اور خوش آمدید کہتے حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں

لَمَّا قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ الَّذِينَ جَاءُوا غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامَى (بخاری کتاب الادب)

جب عبد القیس کا وفد آپ کی ملاقات کو آیا تو آپ نے فرمایا ہم اس وفد کو خوش آمدید کہتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اسے کبھی رسوائی اور ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعویٰ رسالت سے قبل بھی مہمان کی خدمت کیا کرتے اور انہیں کھانا کھلایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب غار حرا میں آپ پر سب سے پہلی وحی نازل ہوئی اور آپ گھبرائے ہوئے گھر تشریف لائے تو حضرت خدیجہ نے آپ کو جن الفاظ میں تسلی دی ان میں آپ کی نمایاں خصوصیت یہ بیان فرمائی

اِنَّكَ تَقْرِي الضَّيْفَ

آپ تو مہمانوں کی خدمت کرتے ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ مہمانوں کی خدمت کو باعث برکت اور حصول رحمت باری کا ذریعہ سمجھتے تھے یہاں تک کہ بعض اوقات خود بھوک برداشت کر لیتے لیکن مہمان کو کھانا کھلا دیتے۔ حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ بھوک لگی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ آپ نے گھر میں پیغام بھجوایا کہ کچھ کھانے کو ہے تو بھیجدیں۔ وہاں سے جواب آیا کہ پانی کے سوا کچھ نہیں۔ اس پر آپ نے حاضرین مجلس سے فرمایا کہ آج رات کون اس کو کھانا کھلائے گا۔ ایک انصاری نے عرض کی۔ اے اللہ کے رسول مجھے اس کی مہمان نوازی کا شرف عطا فرمایا جاوے چنانچہ وہ اسکو لے کر گھر آئے اور اپنی بیوی سے کہا کہ یہ اللہ کے رسول کا مہمان ہے اس کی خاطر مدارات میں کوئی کمی نہ رہے ...... بیوی نے کہا۔ صرف بچوں کے لئے تھوڑا سا کھانا ہے اس پر انصاری نے کہا ان کو کسی طرح سے بہلا کر سلا دو اور جب مہمان کھانے کے لئے اندر آئے تو دیا بجھا دینا۔ اندھیرے میں ہم ویسا ظاہر کریں گے جیسے ہم بھی اس کے ساتھ کھانا کھا رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی انہوں نے کیا وہ مہمان کے ساتھ بیٹھے رہے۔ مہمان کھانا کھاتا رہا اور مہمان کو جتائے بغیر دونوں میاں بیوی) بھوکے رہے۔ صبح کو جب وہ انصاری آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور نے فرمایا تم دونوں نے رات کو مہمان سے جیسا عمدہ اور اچھا برتاؤ کیا۔ اسے دیکھ کر اللہ تعالیٰ آسمان پر خوش ہو رہا تھا۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی اپنے آقا کی اتباع اور اسوہ کی پیروی میں مہمانوں کے احترام اور آرام کا خاص خیال رکھتے تھے۔ آپ مہمانوں سے بڑی محبت سے پیش آتے اور ان کے ہر قسم کے آرام کا انتظام فرماتے۔

ایک دفعہ بڑی رات گئے مہمان آگیا کوئی چارپائی خالی نہ تھی اور سب سو رہے تھے۔ حضرت اقدس نے فرمایا۔ ذرا ٹھہریئے میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔ آپ اندر تشریف لے گئے اور دیر تک واپس تشریف نہ لائے۔ مہمان نے خیال کیا کہ شاید حضرت بھول گئے ہیں۔ اس نے ڈیوڑھی میں جھانکا تو دیکھا کہ ایک صاحب چارپائی بن رہے ہیں اور حضرت خود دیا لئے کھڑے ہیں۔ چارپائی بنی گئی اور مہمان کو دی گئی ادھر مہمان صاحب عرق ندامت میں غرق ہو رہے تھے کہ میں نے آدھی رات کے وقت حضرت اقدس کو اس قدر تکلیف دی۔ اُدھر حضرت اقدس عذر فرما رہے تھے کہ معاف کرنا۔ چارپائی بننے میں دیر ہو گئی۔

حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ حضرت مسجد مبارک کے ساتھ والے حجرہ میں لیٹے ہوئے تھے کہ حجرہ کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید لالہ ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر دروازہ کھولنے لگا۔ مگر حضرت صاحب نے بڑی جلدی سے اُٹھ کر مجھ سے پہلے جاکر دروازہ کا کنڈا کھول دیا اور پھر اپنی جگہ جاکر بیٹھ گئے۔ اور مجھ سے فرمایا کہ آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیئے۔

سیرۃ المہدی حصہ دوم میں حضرت مفتی محمد صادق رضی اللہ عنہ کا یہ بیان درج ہے کہ:۔

"ایک دفعہ میں لاہور سے حضور کی ملاقات کے لئے آیا اور وہ سردیوں کے دن تھے اور میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پاس اوڑھنے کے لئے رضائی وغیرہ نہ تھی۔ میں نے حضرت اقدس کی خدمت میں کہلا بھیجا کہ حضور رات کو سردی لگنے کا اندیشہ ہے حضور مہربانی کرکے کوئی کپڑا عنایت فرمائیں حضرت صاحب نے ایک ہلکی رضائی اور ایک دھسا ارسال فرمایا۔ اور ساتھ ہی پیغام بھیجا کہ رضائی محمود کی ہے اور دھسا میرا ہے۔ آپ ان میں سے جو پسند کریں رکھ لیں اور چاہیں تو دونوں رکھ لیں میں نے رضائی رکھ لی اور دھسا واپس بھیجدیا۔ نیز مفتی صاحب نے بیان کیا کہ جب میں قادیان سے واپس لاہور جایا کرتا تو حضور اندر سے میرے ساتھ لے جانے کے واسطے کھانا بھجوایا کرتے۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میں شام کے قریب قادیان سے آنے لگا تو حضرت صاحب نے اندر سے میرے واسطے کھانا منگوایا۔ جو خادم کھانا لایا وہ یونہی کھلا کھانا لے آیا۔ حضرت صاحب نے خادم سے فرمایا کہ مفتی صاحب یہ کھانا کس طرح لے جائیں گے! کوئی رومال وغیرہ بھی تو ساتھ لانا تھا جس میں کھانا باندھ دیا جاتا۔ اچھا میں انتظام کرتا ہوں اور پھر آپ نے اپنے سر کی پگڑی کا ایک ٹکڑا کاٹ کر اس میں وہ کھانا باندھ دیا"

حضرت مسیح پاک علیہ السلام مہمانخانہ کے مہتمم سے بار بار دریافت فرمایا کرتے تھے کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں رہ گیا یا کسی کی طرف ملازمین لنگرخانہ نے تغافل تو نہیں کیا۔ بعض موقعہ پر ایسا ہوا کہ کسی مہمان کے لئے سالن نہیں بچا یا وقت پر ان کے لئے کھانا رکھنا یاد نہ رہا تو حضور نے اپنا سالن یا بعض دفعہ اپنا سارا کھانا اٹھوا کر مہمان کو بھجوا دیا۔ حضرت قاضی محمد یوسف صاحب پشاوری کے ساتھ اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ:۔

"ایک دفعہ میں اور عبدالرحیم خان صاحب پسر مولوی غلام حسن خان صاحب پشاوری مسجد مبارک میں کھانا کھا رہے تھے جو حضرت صاحب کے گھر سے آیا تھا۔ ناگاہ میری نظر کھانے میں ایک مکھی پر پڑی چونکہ مجھے مکھی سے طبعاً نفرت ہے۔ میں نے کھانا ترک کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب کے گھر کی ایک خادمہ کھانا اٹھا کر واپس لے گئی۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس وقت حضرت اقدس اندرون خانہ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ خادمہ حضرت صاحب کے پاس سے گزری تو اس نے حضرت سے یہ ماجرا عرض کر دیا۔ حضور نے فوراً اپنے سامنے کا کھانا اٹھا کر اس خادمہ کے حوالہ کر دیا کہ یہ لے جاؤ اور اپنے ہاتھ کا نوالہ بھی برتن میں ہی چھوڑ دیا۔ وہ خادمہ خوشی خوشی ہمارے پاس وہ کھانا لائی۔ اور کہا کہ لو حضرت صاحب نے اپنا تبرک دیا ہے۔ اس وقت مسجد میں سید عبدالجبار صاحب بھی جو گذشتہ ایام میں کچھ عرصہ بادشاہ سوات بھی رہے تھے موجود تھے۔ چنانچہ وہ بھی ہمارے ساتھ شریک ہو گئے"۔

سیدنا حضرت مسیح پاک علیہ السلام مہمانوں کی آمد پر بہت خوش ہوتے اور ان کی جدائی پر تکلیف محسوس فرماتے چنانچہ حضرت اقدس اپنے قلبی جذبات اور احساسات کی کیفیت کا اظہار مہمانوں کی آمد اور رخصت کے وقت یوں فرماتے ہیں

مہمان جو کرکے الفت آئے بصد محبت
دل کو ہوئی ہے فرحت اور جاں کو میری راحت
پر دل کو پہنچے غم جب یاد آئے وقت رخصت
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی

ایک دفعہ ایک کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مہمان ہوا۔ آپ نے اس کو ایک بکری کا دودھ پیش کیا۔ وہ پی گیا آپ نے دوسری بکری کا دودھ پیش کیا وہ بھی پی گیا۔ چنانچہ آپ اسی طرح پلاتے رہے اور وہ پیتا رہا حتی کہ سات بکریوں کا دودھ پی گیا۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی پر شکن تک نہ آئی۔

اس واقعہ سے مہمان نوازی کی ضرورت اور اہمیت واضح ہوتی ہے اور ہر ایک مسلمان کو یہ سبق ملتا ہے کہ مہمان چاہے کافر ہی ہو۔ اس کی خاطر تواضع کرنا اس کا فرض ہے ۔۔۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں مہمان نوازی کے خلق کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم آف چکوال کا ذکرِ خیر

مکرم سید منصور احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ مقیم چکوال

گذشتہ ماہ رمضان کے شروع میں ہماری جماعت کے ایک بڑے مخلص ممبر مکرم خواجہ محمد شفیع صاحب تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون

خواجہ صاحب مرحوم ایک بزرگ اور قدیم احمدی خواجہ محمد سعید صاحب کے بیٹے تھے۔ طبیعت میں اللہ تعالیٰ نے سلسلہ کے لئے اخلاص اور محبت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ تبلیغی مسائل سمجھنے سمجھانے اور پھر دوسروں کو تبلیغ کرنے اور انہیں جماعت کا لٹریچر دینے کا خاص شوق تھا۔

آپ کی عمر اتنی زیادہ نہیں تھی لیکن بعض بیماریوں کی وجہ سے آپ زیادہ چل پھر نہیں سکتے تھے ان تکالیف کی وجہ سے آپ کے حافظہ میں بھی کمی آ گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا ان پہ خاص احسان تھا کہ جہاں خود تبلیغ میں حصہ لیتے رہتے وہاں اپنوں کو بھی مختلف ضروری تربیتی امور کی طرف متوجہ کرتے اور ان کی اصلاح کی کوشش فرماتے ان کے خاندان کے ایک معمر بزرگ نے ذکر فرمایا کہ خواجہ محمد شفیع صاحب مرحوم کی ایک واضح صفت جو انہیں دوسروں سے ہمیشہ ممتاز کرتی رہی وہ ان کی تحمل مزاجی تھی۔ ان کی یہ عادت تھی کہ وہ کسی کے متعلق اپنے دل میں رنج نہیں رکھتے تھے اور جو شخص خواہ ان پر سختی ہی کرے وہ تحمل سے برداشت کرتے اور اس معاملہ میں قرآنی حکم وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ۔ یعنی غصہ پر ضبط اور لوگوں کی غلطیوں پر سے عفو سے کام لیتے ہوئے احمدیت کا نہایت اعلیٰ نمونہ دوسروں کے سامنے پیش کرتے۔ خود راقم کو بارہا اس کا تجربہ ہوا کہ بعض لوگوں نے ان کی غیر موجودگی میں ان کے خلاف کوئی بات کی تو انہوں نے خندہ پیشانی سے برداشت کی اور کوئی حرف شکایت منہ پر نہ لائے۔

باوجود اس کے کہ آپ ایک تاجر خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور خود بھی کاروبار کے سلسلہ میں کلکتہ و برما وغیرہ میں کام کرتے رہے تھے آپ کا علمی مذاق بہت بلند تھا۔ جس کا ایک ثبوت یہ ہے کہ آپ کے مضامین سلسلہ کے اخبارات میں بھی چھپتے رہے ہیں اس طرح خواجہ صاحب نے انہیں علمی زندگی میں ان لوگوں کے لئے ایک نہایت عمدہ نمونہ چھوڑا ہے جو کہ اپنے دنیاوی کاروبار اور ملازمتوں میں پڑ کر اپنی علمی ترقی سے غافل ہو جاتے اور شیطانی وسوسہ کے شکار ہو جاتے ہیں کہ دنیاوی کاروبار کرتے ہوئے کوئی دینی علمی کام کرنا ایک ناممکن امر ہے

مختصر آپ گوناگوں خصوصیات اور صفات کے حامل ہونے کی وجہ سے خاص وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔ اور اس مقام پر فائز تھے کہ ہم آپ کی اقتداء کرتے ہوئے علم و عمل دونوں میں اپنے آپ کو کامل کرنے کی کوشش کریں اور جس طرح آپ تبلیغ اور تربیت دونوں میدانوں میں اپنے اسپ ہمت کو جولانی دیتے ہوئے کبھی نہ تھکتے تھے۔ اسی طرح ہم بھی اپنے دو اہم تربیتی فرائض سے بھی غفلت نہ برتیں بلکہ یہ احساس پیدا کر لیں کہ اس وقت پہلے سے زیادہ کوشش ضرورت ہے۔ خدا کی مخلوق کو شیطان لعین کے پنجہ سے چھڑا کر خدا کے غفور الرحیم کے کنار عاطفت میں آنے اور اس کے حضور حاضر ہونے کا شرف حاصل ہو جائے کہ یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے حضرت مسیح موعود مبعوث ہوئے اور اسی کی خاطر ہم نے اپنے آپ کو احمدیت کے دامن سے وابستہ کیا اور اس کے حصول کے لئے نہ صرف اپنے نفسوں کو ہر ایک قربانی دینے کے لئے تیار کیا بلکہ ایسی قربانیوں کے وقت ہمیشہ ایک خاص روحانی لذت محسوس کی جس کے احساس کے باوجود اہل دنیا اس سے بے خبر ہیں۔

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے ہوئے اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۲۵۰۵

میں سیٹھ محمد اسحاق امینی بنگوی ولد سیٹھ محمد اسمٰعیل امینی صاحب بنگوی قوم شیخ امینی پیشہ ملازمت عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی شہر حال انگلینڈ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۱۱/۷۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

ایک مکان واقع راولپنڈی شہر جس میں ۱/۴ حصہ کا مالک ہوں کل مالیت -/۴۰۰۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اسوقت مجھے مبلغ -/۲۰ پونڈ ہفتہ وار آمد بصورت ملازمت ہے میں تازیست اپنی ہفتہ وار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد سیٹھ محمد اسحاق امینی راولپنڈی۔ حال انگلینڈ۔
گواہ شد۔ جمال الدین امینی وصیت نمبر ۶۵۲۰ راولپنڈی
گواہ شد۔ رانا ضیاء الدین امینی راولپنڈی شہر۔

مسل نمبر ۲۲۵۰۶

میں سفنی ظفر احمد شاہد ولد مولوی زینی دہلان صاحب۔ قوم انڈونیشین پیشہ مبلغ عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن جکارتہ انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۲/۷۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰۵ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد سفنی ظفر احمد شاہد۔ جکارتہ انڈونیشیا۔
گواہ شد۔ محمد انور قریشی وصیت نمبر ۱۶۹۱۱ ربوہ۔
گواہ شد۔ دوست محمد شاہد وصیت نمبر ۹۶۳۳ ربوہ۔

اداریہ — بقیہ صفحہ ۲

آ رہے ہیں اور ہر ایک حق کا طالب ہمارے پاس رہ کر نشانوں کو دیکھ سکتا ہے گو وہ عیسائی ہو یا یہودی یا آریہ۔ یہ سب برکات ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیں۔ (کتاب البریہ صفحہ ۱۵۶ حاشیہ)

الغرض جملہ انبیاء کرام میں سے یہ لازوال فضیلت صرف اور صرف حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی حاصل ہے کہ آپ زندہ رسول ہیں۔ آپ ہی کی فیض رسانی جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گی۔ آپ کی امت میں ہزارہا ایسے پاک اور برگزیدہ نفوس عالیہ گزرے ہیں جو آپ کی پیروی اور اتباع کی برکت سے حسن ازل کے جلووں سے جھولیاں بھر بھر کے فیضیاب ہوئے اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق ان سے لطف اندوز ہونے کی سعادت ان کے حصہ میں آئی اللہ تعالیٰ آپ کی پیروی اور اتباع کی برکت کے نتیجہ میں ان سے ہمکلام ہوا اور ان میں سے ایک وہ بندہ خاص بھی ہے جو آپ کی دی ہوئی بشارت کے مطابق مسیح موعود کے منصب پر فائز کیا گیا۔ آپ کی اس لازوال فضیلت میں کوئی اور نبی آپ کا شریک نہیں اس لئے کہ سب کی فیض رسانی کے چشمے خشک ہو گئے۔ فیض رسانی کا چشمہ صرف آپ ہی کا جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔

ولادت

میری بہن بشریٰ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم مختار احمد صاحب چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا کو ۵ر فروری ۱۹۷۶ء کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے جس کا نام "احتشام عامر" رکھا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم اس بچہ کو نیک اور دیندار بنائے اور لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین

(حبیبہ بیگم زوجہ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۶۳۴ بی سٹیلائٹ ٹاؤن شہر گوجرانوالہ)

ضرورت نقیب

مسجد احمدیہ گوجرانوالہ کے لئے ایک نوجوان مستعد اور مخلص نقیب کی ضرورت ہے جو معمولی پڑھا لکھا اور سائیکل چلانا جانتا ہو۔ درخواستیں اپنے امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ اس پتہ پر روانہ فرمائیں۔

(چوہدری عبدالرحمٰن ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ گوجرانوالہ)

دعائے مغفرت

میرے برادر اکبر مکرم صوبیدار میجر میر عزیز الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کالرہ کلاں ضلع گجرات اچانک دل کا دورہ پڑنے سے ۸ر اپریل بروز جمعرات بعد نماز مغرب رحلت فرما گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

نماز جنازہ اگلے روز بعد نماز جمعہ مکرم مولوی عطاء الکریم صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ گجرات نے پڑھائی۔ جس میں شرکت کے لئے قریبی جماعتوں سے بہت سے احباب تشریف لائے۔

مرحوم ۱۸۹۷ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۲ء میں خلافت اولیٰ کے زمانہ میں جبکہ مشرقی افریقہ میں مقیم تھے آپ کو بیعت کی سعادت حاصل ہوئی۔ آپ اپنے گاؤں میں سب سے پہلے احمدی تھے۔ آپ کی تبلیغ و تربیت کے زیر اثر متعدد گھرانوں کو قبول حق کی توفیق ملی۔

سالہا سال سے اپنی جماعت کے صدر چلے آ رہے تھے۔ آپ کے عہد صدارت میں ہی جماعت احمدیہ کالرہ کلاں کو ایک خوبصورت اور پختہ مسجد بنانے کی توفیق ملی جس کی آبادی کے لئے آپ ہمیشہ کوشاں رہتے۔ احباب جماعت کو مالی قربانیوں کی طرف متوجہ فرماتے رہتے۔ چنانچہ اس سال بھی آپ کی کوشش کے نتیجہ میں جماعت کالرہ کلاں مالی سال کے اختتام سے ڈیڑھ ماہ قبل ہی اپنا بجٹ سو فیصدی پورا کر چکی ہے۔

آپ کے پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں یعنی میر بشیر احمد صاحب آڈٹ آفیسر (لاہور) میر رفیق احمد صاحب ایم۔ اے (لندن) اور میر نعیم احمد صاحب (لندن حال پاکستان) زبیدہ بیگم صاحبہ اور محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ کرنل عظمت اللہ صاحب کراچی۔

جملہ احباب جماعت مرحوم کی بلندی درجات نیز پسماندگان کے صبر جمیل کے لئے دعا فرمائیں۔ (کیپٹن نواب علی (ریٹائرڈ) برادر اصغر میر عزیز الدین صاحب مرحوم کالرہ کلاں)

درخواست ہائے دعا

۱- میرے بچے عزیزم غلام جان بعمر تین سال کو پیدائشی طور پر بعض کمزوریاں ہیں جس کی وجہ سے وہ پوری طرح بول نہیں سکتا۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو قوت گویائی سے بہرہ ور فرمائے

(حکیم حمید الحمید ابن حکیم نظام جان صاحب۔ گوجرانوالہ)

۲- میرا بچہ عزیزم طلحہ فاروق گزشتہ دو ماہ سے کسی نامعلوم ذہنی عارضہ میں مبتلا ہے بالکل خاموش رہتا ہے۔ تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خادم حسین اسد ہیڈ ماسٹر ہائی اسکول جیلہار ضلع تھرپارکر (سندھ))

۳- خاکسار اِن دنوں بہت سی پریشانیوں میں مبتلا ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے خاکسار کی جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین (محمد عمر بشیر احمد تحصیل [illegible])

۴- برادرم چوہدری مسعود احمد صاحب ساکن فیروز والہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حبیبہ بیگم زوجہ مکرم چوہدری ہدایت اللہ صاحب سٹیلائٹ ٹاؤن شہر گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر طاہر کا جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے

روزنامہ "جنگ" کی ایک خبر اور جماعتِ احمدیہ راولپنڈی کا پریس ریلیز

بشیر طاہر نامزد ممبر قومی اسمبلی کی ایک حالیہ پریس کانفرنس کے سلسلہ میں سیکرٹری احمدیہ انفارمیشن جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے ایک پریس ریلیز جاری کیا ہے جس کا ذکر کرتے ہوئے روزنامہ جنگ راولپنڈی نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے:-

"راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ بشیر طاہر نامزد ممبر قومی اسمبلی کا جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بات کا اعلان جماعتِ احمدیہ کے مرکزی ادارہ کے مجاز مستند اور با اختیار سربراہ مولانا عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے جماعت کے مرکزی آرگن روزنامہ الفضل میں ایک خصوصی ضمیمہ کی صورت میں ۲۷ مارچ ۷۶ء کو کیا ہے۔" (روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۸ اپریل ۱۹۷۶ء)

سیکرٹری احمدیہ انفارمیشن جماعتِ احمدیہ راولپنڈی نے جو پریس ریلیز جاری کیا ہے اس کا متن درج ذیل ہے:-

"راولپنڈی ۱۷ اپریل۔ بشیر طاہر نامزد ممبر قومی اسمبلی نے اپنی حالیہ پریس کانفرنس میں یہ بیان دیا ہے کہ اُس کے احمدی نہ ہونے کے بارے میں جو بیان جاری کیا گیا ہے وہ کسی معتبر اتھارٹی کا جاری کردہ نہیں۔ بشیر طاہر کا یہ بیان سراسر غلط اور نادرست ہے کیونکہ جماعتِ احمدیہ کے مرکزی ادارہ کے مجاز، مستند اور با اختیار اتھارٹی مکرم مولانا عبدالمالک خان ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ نے جماعت کے مرکزی آرگن روزنامہ الفضل میں ایک خصوصی ضمیمہ کی صورت میں ۲۷ مارچ ۷۶ء کو واضح طور پر یہ اعلان کیا ہے کہ بشیر طاہر ولد فضل دین ساکن منڈی چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ کا جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت سے کوئی تعلق نہیں۔

بشیر طاہر نے جب سے قومی اسمبلی میں غیر مسلم کی سیٹ لینے کے لئے خود کو غیر مسلم ظاہر کیا ہے اُس کا جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت سے کوئی تعلق نہیں رہا کیونکہ جماعتِ احمدیہ کے تمام افراد بانی جماعتِ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی واضح تعلیمات وارشادات کے مطابق مسلمان، مومن اور موحد مسلم ہیں لہذا کسی سچے احمدی کے اسلام سے ارتداد اختیار کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا چہ جائیکہ کوئی احمدی خود کو غیر مسلم ظاہر کرکے صوبائی یا قومی اسمبلی میں غیر مسلم کی سیٹ حاصل کرے۔ ظاہر ہے کہ ایسے شخص کا جماعتِ احمدیہ مبایعین سے کوئی تعلق نہیں رہ سکتا۔ اسی بناء پر جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت میں سے کسی ایک فرد کی بھی بشیر طاہر کو تائید حاصل نہیں۔ اس صورتِ حال میں بشیر طاہر قومی اسمبلی میں صرف اپنے نفس کی ہی نمائندگی کر سکتا ہے مگر وہ جماعتِ احمدیہ مبایعینِ خلافت کی طرف سے ہرگز نمائندہ نہیں ہے۔"

(سیکرٹری احمدیہ انفارمیشن جماعتِ احمدیہ راولپنڈی)

لیڈی ڈاکٹر کی فوری ضرورت

فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں لیڈی ڈاکٹر کی دو آسامیاں خالی ہیں جن میں سے ایک چار ماہ کے لئے عارضی اور دوسری مستقل آسامی ہے۔ مرکز ربوہ میں رہ کر خدمت کرنے کی خواہشمند ڈاکٹروں کو چاہئیے کہ ان آسامیوں کے لئے اپنے امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں ارسال فرمائیں۔

تنخواہ گورنمنٹ کے مقرر کردہ اسکیل کے مطابق ہوگی۔ رہائش اور خوراک کے لئے معمولی خرچ پر انتظام کر دیا جائے گا۔ تمام علاج کی سہولتیں خود کو اور فیملی کو ہسپتال کی طرف سے مفت ہوں گی۔ حسبِ قواعد پرائیویٹ پریکٹس کی اجازت بھی ہوگی۔ لیڈی ڈاکٹر کے لئے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ہونا ضروری ہے۔

(ڈاکٹر) مرزا منور احمد
چیف میڈیکل آفیسر فضلِ عمر ہسپتال ربوہ

ہفت روزہ "چٹان" لاہور میں شائع شدہ ایک خط اور اس کی تردید

ہفت روزہ چٹان لاہور کی ۵ اپریل ۱۹۷۶ء کی اشاعت میں عبدالخالق صاحب مالک فیکٹری جیوٹیک سمال انڈسٹری اسٹیٹ گوجرانوالہ کی طرف منسوب کردہ ایک خط شائع ہوا ہے جس کی عبدالخالق صاحب موصوف نے اپنے خط بنام ایڈیٹر الفضل محررہ ۶ اپریل ۱۹۷۶ء میں تردید کی ہے۔

یہ خط اور ان کا تردیدی بیان درج ذیل کیا جاتا ہے:-

چٹان میں شائع شدہ خط

"مکرمی! میں ایک عام غلط فہمی کی تردید کرنا چاہتا ہوں جو کہ بعض مفاد پرستوں نے میری کاروباری حیثیت کو پامال کرنے کی خاطر عوام میں پھیلا رکھی ہے۔ یہ کہ میں احمدی ہوں یا مرزائی ہوں حالانکہ میرا مرزائیت سے قطعاً کوئی تعلق نہیں۔ میں مسلمان ہوں اور ۱۹۶۴ء میں پاسبانِ حرم شاہ فیصل شہید کے ہاتھ پر بیعت کرکے سکونِ قلب حاصل کیا تھا۔ میں سعودی عرب حکومت کا ایڈوائزر رہا ہوں جو کہ ایک مسلمان ہی رہ سکتا ہے کوئی مرزائی یا کافر وہاں پر رہ ہی نہیں سکتا۔ شاہ فیصل مرحوم کو میرے ساتھ خاصہ پیار تھا اور مجھے اپنی دستخط شدہ تصویر بھی عنایت کی تھی جو کہ میرے گھر کی زینت ہے۔ میں چونکہ قادیان کا رہنے والا ہوں اور میرے مرحوم والد صاحب اپنے نام کے ساتھ قادیانی لکھا کرتے تھے جس طرح لاہور کے مکین لاہوری لکھتے ہیں جالندھر کے رہنے والے جالندھری لکھتے ہیں بس اسی طرح میرے والد صاحب عبدالرحمان قادیانی لکھا کرتے تھے۔

جناب امیرِ شریعت عطاء اللہ بخاری شاہ صاحب جب کبھی قادیان تشریف لا کر مسلمانوں سے خطاب کرتے تو ہمارے گھر پر ہی رہائش اختیار کیا کرتے تھے۔

پس میں آپ سے درخواست کرتا ہوں کہ میری گذارش مسلمانانِ عالم تک پہنچا دیں۔ میرا مرزائیت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

عبدالخالق مالک فیکٹری جیوٹیک سمال انڈسٹری اسٹیٹ گوجرانوالہ"

(ہفت روزہ چٹان لاہور ۵ اپریل ۱۹۷۶ء)

عبدالخالق صاحب کا تردیدی بیان

C/39 سمال انڈسٹریز اسٹیٹ گوجرانوالہ
۶ اپریل ۱۹۷۶ء

مکرمی! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خاکسار کے نام سے جریدہ چٹان مورخہ ۵ اپریل میں جو خط چھپا ہے اور جس میں لکھا ہے کہ گویا میرا احمدیت سے تعلق نہیں اور کچھ اور باتیں جو خطرناک طور پر جھوٹی ہیں لکھی ہیں۔ وہ میرا خط نہیں۔ یہ خط یا تو چٹان والوں نے خود بنا کر چھاپ دیا ہے یا کسی دشمن کی کارروائی ہے۔ میں اس کی تردید کرتا ہوں باقی مناسب اقدام کے متعلق بھی مشورہ کر رہا ہوں۔ آپ میری یہ مختصر عرضداشت الفضل میں کسی نمایاں جگہ پر چھاپ کر مشکور فرمائیں۔ فقط

خاکسار
عبدالخالق

لِکُلِّ دَاءٍ شِفَاءٌ (حدیث نبوی)
THERE IS A CURE FOR EVERY DISEASE
YOU HAVE ONLY TO SEARCH.
مفصل معلومات اور لٹریچر مفت حاصل کریں
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ لاہور، کراچی
ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷